

36889-اگر نیند گھری ہو تو وضوء ٹوٹ جاتا ہے

سوال

گھری نیند سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل کیا ہے؟

پسندیدہ جواب

نیند سے وضوء ٹوٹنے کی دلیل درج ذیل ہے:

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موڑ سے تین دن اور راتیں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اور نیند سے"

سن ترمذی حدیث نمبر (89) علامہ ابوالرحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے۔

علماء کرام اس میں اختلاف رکھتے ہیں کہ آیا نیند سے وضوء ٹوٹتا ہے یا نہیں، ذیل میں اس کے متعلق اقوال بیان کیے جاتے ہیں:

پہلا قول:

مطلقان نیند ناقض وضوء ہے، چاہے نیند قلیل ہو یا کثیر، اور کسی بھی صفت پر سویا جائے، صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مندرجہ بالا حدیث کی بنابر اسحاق، مزنی، حسن بصری، ابن منذر کا یہ قول ہے، کیونکہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ نیند ناقض وضوء میں سے ہے اور اس میں کسی حالت کی قید نہیں لگائی گئی۔

دوسراؤل:

مطلقان نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لیے انتظار کرتے حتیٰ کہ ان کے سر جھک جاتے اور پھر وضوء کیے بغیر ہی نماز ادا کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (376)۔

اور بزار کی روایت میں ہے کہ:

"وہ اپنے پملو رکھ لیتے" یعنی لیٹ جاتے۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا یہی قول ہے۔

یہ دونوں قول ایک دوسرے کے مقابل ہیں، اور ہر قول والے نے دلائل کا ایک حصہ لیا ہے، لیکن جمصور علماء کرام نے ان دلائل کے مابین جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

کچھ معین حالات میں نیندنا قض و ضوء ہوگی، اور ان حالات کے علاوہ ناقض نہیں، لیکن دلائل کے مابین جمع کرنے کے طریقہ میں ان کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

تیسرا قول:

اگر تو اپنی معتقد (نچلا حصہ) زمین پر ٹکا کر سوئے تو اس کا وضوء نہیں ٹوٹے گا، اور اگر قائم نہ رہے اور ٹک نہ سکے تو وضوء ٹوٹ جائیگا چاہے وہ کسی بھی شکل اور حالت میں ہو، احناف اور شافعیہ کا مسلک یہی ہے۔

دیکھیں: اب الجموع (14/2).

چوتھا قول:

نیندنا قض و ضوء میں شامل ہے لیکن کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تھوڑی سی نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا، خابہ کا مسلک یہی ہے۔

دیکھیں: الانصاف (20/25).

کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تھوڑی نیند کو استثنی کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس حالت میں وضوء ٹوٹنے کا مزاج مضموم ہو گا تو اس طرح غالب طور پر گمان یہی ہوتا ہے کہ اس کا وضوء نہیں ٹوٹا۔

اور بعض علماء کا قول ہے کہ:

ہر حالت میں زیادہ نیند وضوء توڑ دے گی، لیکن قلیل سی نیند نہیں امام مالک رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام احمد سے ایک روایت بھی تو اس طرح یہ پانچواں قول ہوا۔

قلیل اور کثیر نیند میں فرق یہ ہے کہ:

کثیر اور زیادہ نیند وہ گہری نیند ہے جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس نہیں ہوتا، اور قلیل نیند وہ ہے جس میں اگر انسان کا وضوء ٹوٹے تو اسے وضوء ٹوٹنے کا احساس ہو جاتا ہے، مثلاً ہوا خارج ہو تو اسے علم ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ہمارے معاصر علماء کرام میں سے ایخاً بن بازا اور ابن عثیمین رحمہم اللہ اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا اور صحیح بھی یہی ہے تو اس طرح ان سب دلائل کو جمع کیا جا سکتا ہے۔

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نیند سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ نیند سے وضوء نہیں ٹوٹتا۔

تو اس طرح انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو قلیل اور تھوڑی سی نیند پر محمول کیا جائیگا جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس اور شعور ہو جاتا ہے، اور صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث کو گہری نیند پر محمول کیا جائیگا جس میں انسان کو وضوء ٹوٹنے کا احساس اور شعور نہیں ہوتا۔

اس کی تائید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل فرمان کرتا ہے :

"آنکھیں دبر کا تسمہ ہیں، جب آنکھیں سو جائیں تو تسمہ ڈھیلا ہو جاتا ہے"

مسند احمد (4147/4) علامہ ابافی رحمہ اللہ نے صحیح اباجام حدیث نمبر (4147) میں اسے صحیح کہا ہے۔

الوکاء اس تسمہ یادھاگے کو کہتے ہیں جس سے مشکیزہ باندھا جاتا ہے۔

اور "السہ" دبر کو کہتے ہیں۔

حدیث کا معنی یہ ہے کہ :

بیداری دبر کا تسمہ ہیں، یعنی اس سے خارج ہونے والی اشیاء کی محافظت ہیں، کیونکہ جب تک انسان بیدار رہے گا وہ دبر سے خارج ہونے والی چیز کا محسوس کرے گا، اور جب سو جائے تو تسمہ کھل جائیگا۔

الظیبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب بیدار ہو جائے تو اپنے پیٹ میں جو کچھ ہے اس پر کنٹروں کر لیتا ہے، اور جب سو جائے تو اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ جس کی بنابر اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں" انتہی مانو خواز عون المعبود

اس لیے جب انسان تسمہ پر کنٹروں نہ کر سکتا ہو وہ اس طرح کہ جب اس کا وضو ٹوٹے تو اسے احساس بھی نہ ہو تو اس حالت کی نیندوضو توڑ دے گی و گرنہ نہیں۔

ویکھیں : الشرح المختصر (275/1).

سلسلہ میں الصنفانی رحمہ اللہ رقمطر ازیں :

"اقرب یہی ہے کہ : صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث کی بنابر نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے..... لیکن اس حدیث میں نیند کا لفظ مطلق بیان ہوا ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں صحابہ کرام کے سونے اور نیند کا بیان ہے، کہ وہ چاہے خراٹے بھی لیتے تو بھی وضو نہیں کرتے تھے، اور وہ اپنے پہلو کے بل بھی لیتے تھے، یہ کہ وہ چوکنے رہتے تھے، اصل یہی ہے کہ ان کی قدر و منزلت اور شان بہت ہے، اور وہ وضو توڑنے والی اشیاء سے جاہل نہ تھے، خاص کر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ کرام سے مطلقاً بیان کیا ہے۔

اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ ان میں علماء اور دینی مسائل کا علم رکھنے والے بھی تھے اور خاص کر نماز کے امور اور مسائل جو کہ دین اسلام کے عظیم رکن میں سے ہے کا بھی علم رکھتے تھے، اور خاص کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے کا انتظار کرنے والے صحابہ کرام میں جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔

جب ایسا ہی ہے تو پھر صفوان رضی اللہ عنہ کی مطلق حدیث کو گہری نیند کے ساتھ مقید کیا جائیگا جس کی بنابر شعور اور احساس اور ادراک جاتا رہے، اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خراٹے اور پہلو کے بل لیٹنابیان کرنا اور انہیں بیدار کرنے کو گہری نیند نہ ہونے کی تاویل کی جائیگی، بعض اوقات تو ابتدائی نیند میں ہونے والا شخص بھی خراٹے لینے لگتا ہے، اور پہلو کے بل لیٹنے سے گہری نیند سونا لازم نہیں آتا" انتہی مختصر۔

دیکھیں : سبل السلام (97/1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ میں نوافض و ضوء کی تعداد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اگر نیند زیادہ ہو کہ اگر سوئے ہوئے شخص کا وضو، ٹوٹ جائے تو اسے شور تک نہ ہو، اور اگر نیند قلیل اور تھوڑی سی ہو کہ اگر وضو، ٹوٹ جائے تو سوئے ہوئے شخص کو خود ہی وضو، ٹوٹنے کا علم ہو جائے تو اس نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

اس میں کوئی فرق نہیں کہ سویا ہوا شخص لیٹ کر سوئے یا بیٹھے ہوئے سہارا کریا بغیر سارا کے میٹھ کر، اہم یہ ہے کہ دل حاضر ہونا چاہیے، اگر تو یہ حالت ہو کہ اگر اس کا وضو، ٹوٹے تو سوئے ہوئے شخص کو خود ہی اس کا علم ہو جائے تو اس نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

اور اگر وہ ایسی حالت میں ہو کہ وضو، ٹوٹے اور وہ خود اس کا شور نہ رکھ سکے اور اسے وضو، ٹوٹنے کا علم ہی نہ ہو تو اس کے لیے وضو، کرنا ضروری ہے، اس لیے کہ نیند بذاتہ ناقص وضو نہیں، بلکہ وضو، ٹوٹنے کا گمان ہے، تو اگر حدث یعنی وضو، ختم ہونے کی نفی ہو کہ اگر انسان کا وضو، ٹوٹ جائے تو اسے اس کا شور ہو تو اس نیند سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔

بذاتہ نیند ناقص وضو، ٹوٹنے میں شامل نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ قلیل اور تھوڑی سی نیند وضو، نہیں توڑتی، اور اگر نیند ناقص وضو، نہیں تو پھر قلیل یا کثیر دونوں حالتوں میں وضو، ٹوٹ جاتا جیسا کہ پیشہ قلیل ہو یا کثیر وضو، توڑ دیتا ہے ॥ انتہی۔

اور فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ میں بھی اسی طرح کی کلام ہے :

ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر نیند گھری ہو کہ شور اور احساس زائل ہو جائے تو اس سے وضو، ٹوٹ جاتا ہے، اس کی دلیل جلیل القدر صحابی صفوان بن عمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی درج ذیل روایت ہے :

"بھیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اتاریں، مگر جابت سے، لیکن پیشہ اور پانچانہ اور نیند سے"

اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور الفاظ بھی ترمذی کے ہیں، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور اس لیے بھی کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"آنکھیں درکا تسمہ ہیں، توجہ آنکھیں سو جائیں تسمہ ڈھیلا ہو جاتا ہے"

اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے، اور اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے، لیکن اس کے کئی ایک شواہد میں جن سے اسے تقویت حاصل ہوتی ہے، مثلاً مذکورہ بالا صفوان رضی اللہ عنہ کی حدیث، تو اس طرح یہ حدیث حسن درج کی ہوتی.....

رہا مسئلہ اونچھے کا تو اس سے وضو، نہیں ٹوٹتا کیونکہ اونچھے آنے سے شور اور احساس ختم نہیں ہوتا، تو اس طرح اس باب میں وارد احادیث کے مابین جمع اور تطبیق ہو جاتی ہے ॥ انتہی۔

دیکھیں : فتاویٰ ابن باز (144/10).

مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کہتے ہیں :

"گھری نیند وضوء ٹوٹنے کا منظہ و جگہ ہے اس لیے جو شخص بھی مسجد یا کہیں اور گھری نیند سو گیا اس کے لیے دوبارہ وضوء کرنا ضروری ہے، چاہے وہ پیٹھ کر سوئے یا کھڑے ہو کر یا لیٹ کر، اور چاہے اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو یا نہ ہو، لیکن اگر نیند گھری نہ ہو مثلاً مسی او نجھ جس سے شور اور احساس زائل نہیں ہوتا تو اس کے لیے دوبارہ وضوء کرنا ضروری نہیں، کیونکہ اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق صحیح احادیث وارد ہیں" انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للبحث العلمیہ والافتاء (262/5).

کمیٹی کے علماء کرام کا یہ بھی کہنا ہے :

"نخیف اور بلکی سی نیند جس سے شور اور احساس زائل نہ ہو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ بعض اوقات نماز عشاء میں اتنی تاخیر کرتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے سر جھک جاتے اور وہ وضوء کیے بغیر ہی نماز ادا کرتے تھے" انتہی.

دیکھیں : فتاویٰ الجیع الدائمة للبحث العلمیہ والافتاء (263/5).

مزید تفصیل کے لیے آپ الجموع للنحوی (2/14-24) اور موابہب الجلیل (1/312) اور الشرح الممتع ابن عثیمین (2/189-191) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم.